رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۶؍ اخاء ۱۳۳۵ ہش | ۲۶؍ اکتوبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۵۱

مجلس عالمگیر خدام الاحمدیہ کی متفقہ قرارداد

جو لوگ جماعت کے شیرازہ کو منتشر کرنے کے درپے ہیں

وہ لوگ جماعت احمدیہ کا ہرگز حصہ نہیں ہیں

خدام الاحمدیہ کے سولہویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مورخہ ۱۹؍ اکتوبر کو خدام کی مجلس عالمگیر کے اجلاس عام میں جو مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر اول کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نائب صدر دوم نے حسب ذیل قرارداد پیش کی۔ جو کامل اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

"مجلس عالمگیر خدام الاحمدیہ کا یہ اجلاس اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سبز اشتہار والی پیشگوئی اور اشتہار ۲۰؍ فروری ۱۸۸۶ء کے مصداق اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے اور حقیقی جانشین اور جماعت احمدیہ کے برحق خلیفہ اور واجب الاطاعت امام ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم اور اس کا قیام اس اولوالعزم امام کا ہی ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آپ کے ہی بارہ میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا تھا ؎

اے فخرِ رسل قرب تو معلومم شد ❊ دیر آمدۂ از راہِ دور آمدۂ

ہم میں سے ہر ایک خادم خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہے۔ کہ ہم نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تائید میں خدا کے نشانات بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھے۔ دنیا کے کناروں تک اسلام اور احمدیت کے پیغام کا پہنچنا نوجوانوں کے اندر احمدیت اور اسلام کی خدمت کا بے پناہ جذبہ آپ کی ہی قوت قدسیہ کا رہین منت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن دردناک الفاظ میں آپ کے لئے دعائیں فرمائی ہیں۔ اور جن پُرشوکت الفاظ میں پیشگوئیاں فرمائی ہیں ایک سچے احمدی کے لئے تو ان کے علاوہ اور کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ لیکن برا ہو تعصب اور بے ایمانی کا کہ آج چند بے دین اشخاص اپنے آپ کو اس جماعت کی طرف منسوب کرتے ہوئے خلافت ثانیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں اور سازشوں میں مصروف ہیں۔ وہ کبھی عزل خلیفہ کے مسئلہ کو آگے لاتے ہیں۔ اور کبھی بدظنیوں پر بنیاد رکھتے ہوئے جماعت کی ان بزرگ ہستیوں پر گند اچھالتے ہیں کہ جن کی پیدائش سے بھی قبل خدا انہیں صالح مقرر فرما چکا ہے۔ دراصل بعض ان میں سے وہ ہیں جو احمدیت کے سخت معاندین کے ایجنٹ رہے ہیں وہ سلسلہ کی مخبری کر کے ان سے دنیاوی فائدہ حاصل کرتے رہے ہیں۔

بئسما اشتروا بہ انفسھم اور اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدیٰ فما ربحت تجارتھم وما کانوا مھتدین۔

یہ لوگ جماعت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں

. . . . اور جماعت میں نفاق اور انتشار کا بیج بونا چاہتے ہیں۔ ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرا خلیفہ بھی وہ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام بتاتے ہیں کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور مظہر الحق والعلاء ہوگا جس کے عہد مبارک میں احمدیت زمین کے کناروں تک پھیلی ہے (ہ) آئندہ خلیفہ کے متعلق ریشہ دوانیاں اور سازشیں کرتے ہیں۔

یہ اس تاریخ کو دہرانا چاہتے ہیں۔ جو عبداللہ بن سبا اور اس کے ساتھیوں نے مدینہ میں دہرائی۔ لیکن وہ یاد رکھیں کہ المومن لا یلدغ من جحر واحد مرتین۔ وہ اپنے ان ناپاک ارادوں میں ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ہم خلافت کی حفاظت اور اس کی بقاء کے لئے اپنے پیارے امام کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی۔ ان منافقین میں سے بعض نے (جیسا کہ راجہ بشیر رازی) کھلے بندوں خلافت سے انحراف کیا ہے۔ اور بعض دوسرے منافقین کے لمبے چوڑے بیانات اخباروں میں شائع ہوتے ہیں۔ اور ان کے ایک سردار نے اپنی صفائی میں جو بیان پیغام صلح میں شائع کروایا ہے (باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵؍ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"صحت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔" الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

انصار اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کے اپنے دفتر مرکزیہ ربوہ میں مورخہ ۲۶، ۲۷؍ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز جمعہ و ہفتہ منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں

(۱) سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے روح پرور خطاب سے انصار کو نوازیں گے۔

(۲) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے انصار سے خطاب فرمائیں گے

(۳) علمائے کرام و بزرگان سلسلہ علمی و تربیتی مسائل پر تقاریر فرمائیں گے۔

(۴) ذہنی۔ علمی۔ تقریری اور ورزشی مقابلہ جات ہوں گے۔

(۵) سال نو کے لئے لائحہ عمل اور خدمت دین و قوم کے لئے تعمیری تجاویز پر غور کرنے کے لئے شوریٰ کا انعقاد ہوگا۔

(۶) اسلام اور احمدیت کے غلبہ اور پاکستان کے استحکام کیلئے اجتماعی دعائیں ہوں گی۔

جملہ مجالس انصار اللہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمائندگان کو سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے بھجوائیں۔ تاکہ وہ مرکز سلسلہ اور اجتماع کی برکات سے حصہ پا سکیں۔

تمام نمائندگان جلد سے جلد ربوہ پہونچنے کی کوشش کریں اور موسم کے مطابق مناسب بستر ہمراہ لائیں۔ خاکسار مرزا ناصر احمد نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء

قدرت ثانیہ

کل کے اداریہ میں ہم نے "الوصیت" کے حوالے سے خلافت اور خلافت المسیح کے متعلق لکھا ہے۔ ان حوالوں کے بغور پڑھنے سے ایک معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر قوم نے متفقہ طور پر حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح تسلیم کر لیا۔ اور خود پیغامیوں کے اکابر نے بھی آپ کی نہ صرف خود ہی بیعت کی۔ بلکہ تمام احمدی جماعتوں کو بھی آپ کی خلافت پر جمع ہونے کے لئے تلقین کی۔ جیسا کہ الفضل کی حالیہ اشاعتوں میں حوالے پیش کئے جا چکے ہیں۔ ایک حوالہ حسب ذیل ہے :۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ...... کے وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق جس مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان ...... کل قوم نے ...... جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہٗ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ معتمدین میں سے ذیل کے اصحاب موجود تھے۔ مولانا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب ...... وخاکسار خواجہ کمال الدین" (اخبار بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

لیکن جب بعض خود پسند اور آزاد طبع لوگوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی خلافت بوجوہات چند در چند راس آتی ہوئی محسوس نہ ہوئی۔ تو اندر ہی اندر خلافت سے بغاوت کا مواد پرورش پانا شروع ہو گیا۔ جو بعض اوقات کئی کئی طریقوں سے اس وقت بھی پھوٹ نکلتا رہا ہے۔

چنانچہ انہی اکابر نے جنہوں نے "قدرت ثانیہ" کے معنی اس وقت بالبداہت خلافت کے کئے تھے۔ اب اس کے معنی کبھی کچھ اور کبھی کچھ کرنے لگے۔ چنانچہ ابھی حال ہی میں "پیغام صلح" نے اس کے یہ معنی کئے ہیں۔ کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد وہ فتوحات وغیرہ ہیں۔ جو مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد سلسلہ کو حاصل ہوں گی۔ ہم نے الفضل کی کسی گذشتہ حالیہ اشاعت میں اس عجیب و غریب توجیہہ پر تبصرہ کیا ہے۔ ایسی فتوحات تو "قدرت ثانیہ" کا نتیجہ ہی کہی جا سکتی ہیں۔ نہ کہ خود "قدرت ثانیہ"۔ "قدرت ثانیہ" کے ظہور سے غرض تو یہی ہے۔ کہ سلسلہ میں آپ کی وفات کے بعد جو خامی پیدا ہو جائے گی۔ اس کی تلافی ہو۔ تاکہ الٰہی مشیت کے مطابق سلسلہ کی ترقی میں روک نہ پیدا ہو۔

تاریخ انبیاء علیہم السلام سے واضح ہوتا ہے۔ کہ سلسلہ کے اندرونی اور بیرونی دشمن یہ خیال خام پکاتے ہیں۔ کہ اس جماعت کی ترقی اور فتوحات ملکہ زندگی نبی اور رسول کی ذات تک محدود ہیں۔ چونکہ انہیں ایمان نہیں ہوتا۔ کہ یہ نبی یا رسول اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہے۔ بلکہ وہ اس کو بھی اپنے جیسا ہی معمولی دنیا پرست انسان خیال کرتے ہیں۔ اور اس کے سلسلہ کو بھی محض ایک دنیاوی تحریک سمجھتے ہیں۔ جس کو محض اس کی قابلیت کی وجہ سے فروغ حاصل ہوا ہے۔ اس لئے وہ مادی اسباب سے پرے سوچ ہی نہیں سکتے۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ بس اس کی وفات کے بعد کوئی ایسا قابل انسان نہیں اٹھے گا۔ جو سلسلہ کو چلائے۔ اس لئے سلسلہ ہی تباہ ہو جائے گا۔

ان کا یہ خیال دنیوی لحاظ سے فی ذاتہٖ درست ہوتا ہے۔ وہ روز دیکھتے ہیں۔ کہ ایک خاص قابلیت کا انسان جو ترقی کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ ترقی ختم ہو جاتی ہے۔ بلکہ جو کچھ اس نے ترقی کی ہوتی ہے۔ وہ بھی تباہ ہو جاتی ہے۔ سیاسی انقلابات میں اکثر یہ واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے خالی دنیوی نقطۂ نظر سے دیکھنے والے جن کو انبیاء علیہم السلام کی حقانیت پر ایمان نہیں ہوتا۔ خواہ وہ کھلے مخالف ہوں۔ یا منافق اسی دنیوی نقطۂ نظر سے حقانی سلسلوں کے انجام کا اندازہ کرتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ایسے سلسلوں کے پیچھے کسی کی ذاتی قابلیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کام کر رہا ہوتا ہے۔ جس کے سامنے غیر محدود مقصد ہوتا ہے۔ وہ جب تک مناسب سمجھتا ہے۔ اپنے مامور سے کام لیتا ہے۔ اور جب مامور کی حیات دنیوی ختم ہو جاتی ہے۔ تو اس کے متبعین کے وجود سے وہی کام لیتا ہے۔ اور اسی وقت تک لیتا ہے۔ جب تک اس کو منظور ہوتا ہے۔ اسی کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی "قدرت ثانیہ" قرار دیا ہے۔

اوپر کی توجیہہ سے ایک بات یہ بھی نظر آ سکتی ہے۔ کہ "قدرت ثانیہ" کا ظہور "قدرت اول" کے ساتھ ہی ملحق ہونا چاہیئے۔ ورنہ رخنہ پڑنے کا اندیشہ ہے۔ یعنی مامور من اللہ کی وفات کے بعد فوری طور پر "قدرت ثانیہ" یعنی خلافت کا قیام نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات پر اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کئے۔ کہ ابھی آپ کو دفن بھی نہیں کیا گیا تھا۔ کہ خلافت اولیٰ قائم ہو گئی۔ ورنہ خدا جانے کیا کیا فتنے کھڑے ہو جاتے۔ بعینہٖ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جنازہ پڑھنے سے پہلے ہی خلیفہ تسلیم کر لئے گئے تھے۔

بعض کوتاہ بین یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت مخالفت زوروں پر نہیں تھی۔ بلکہ بعض اخباروں نے آپ کی تعریف میں ریویو لکھے۔ اور احمدیت پر اس وقت کوئی ابتلا نہیں آیا تھا۔ یہ خوش فہمی ہی نہیں بلکہ سخت خام خیالی ہے۔ چونکہ اچھے ریویو نکلے۔ اس لئے یہ سمجھنا کہ قدرت ثانیہ کی ضرورت نہیں تھی۔ اس لئے خلافت کو قدرت ثانیہ نہ سمجھا جائے۔ کیونکہ "قدرت ثانیہ" کا ظہور تو بہت بڑے ابتلا کے وقت ہونا تھا۔ نہایت ہی بے معنی استدلال ہے۔ "قدرت اول" کی دنیوی حیات کے اختتام سے بڑھ کر اور کیا ابتلا ہو سکتا ہے۔

پھر ایک بے معنی اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ "میرے بعد" ہر ملک کے صالحین اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہیں۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔ حضور اقدس علیہ السلام کے اصل الفاظ یہ ہیں :۔

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔ اور تمہیں دکھا دے۔ کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے۔ کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی۔" (الوصیت صفحہ ۸)

"میرے بعد" کا یہاں کوئی ذکر نہیں ہے۔ اور اگر ہوتا بھی تو اس سے یہ کس طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ قدرت ثانیہ۔ قدرت اول سے توقف کے بعد آئیگی۔ "دعائیں کرتے رہو" سے دعاؤں کی مدت کی طوالت کس طرح سمجھی جا سکتی ہے۔ ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ "قدرت ثانیہ" تو آسمان سے اتریگی۔ ایک احمدی بھی اگر آسمان سے اترنے کے معنی نہیں سمجھ سکتا۔ تو اس کا کیا علاج۔ خلافت بھی آسمان ہی سے اترتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی خلیفہ مقرر کرتا ہے۔ کیا یہ آسمان سے اترنا نہیں ہے؟

میاں محمد صاحب کی کھلی چٹھی کے جواب کا تتمہ بھی شائع ہو گیا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت تک دو ٹریکٹ شائع ہو چکے ہیں۔ ایک کا نام میاں محمد صاحب کی کھلی چٹھی کا جواب ہے۔ اور دوسرے کا نام میاں محمد صاحب کی کھلی چٹھی کے جواب کا تتمہ ہے۔ اس لئے احباب آرڈر دیتے وقت ہر دو کی تصریح علیحدہ علیحدہ کر کے ہر ایک کے لئے تعداد معین کر کے آرڈر فرمایا کریں۔ پہلے ٹریکٹ میاں محمد صاحب کی کھلی چٹھی کے جواب کی قیمت -/۸ روپے فی سینکڑہ ہے۔ اور میاں محمد صاحب کی کھلی چٹھی کے تتمہ کی قیمت -/۶ روپے فی سینکڑہ ہے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتوں کا وقت

آئندہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتوں کا وقت ½ ۸ بجے کر دیا گیا ہے۔ اس وقت ملاقاتوں کا رجسٹر مکمل کر کے بحضور پیش کر دیا جایا کرے گا۔ لہٰذا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے خواہشمند احباب اس وقت سے پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر نام لکھا دیا کریں۔ احباب وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ)

جماعت کو انتشار سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ منافقین کو ہرگز جماعت مبایعین کا فرد نہ سمجھا جائے

مختلف مقامات کی احمدی جماعتوں کی قراردادیں

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں زیر صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کی۔

"موجودہ فتنہ کے ظاہر ہونے کے چند یوم بعد ہم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دامن سے وابستگی کا دوبارہ اقرار کرتے ہوئے منافقین سے علیحدگی اور برأت کا اعلان کیا تھا۔ اس کے بعد الفضل کے روزانہ مطالعہ سے ہماری نظروں سے متعدد ایسی شہادتیں گزریں۔ جن سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جن لوگوں کا ذکر لاہور۔ ربوہ اور راولپنڈی کی جماعتوں کے ریزولیوشنوں میں آتا ہے یعنی مولوی عبدالوہاب۔ مولوی عبدالمنان۔ مولوی علی محمد اجمیری وغیرہ وہ دراصل ہماری جماعت میں سے نہیں ہیں۔ ان کے ارادے اور ان کی کارروائیاں ایک ایسے فتنہ کا پتہ دیتی ہیں کہ جس کا سدباب ہونا جماعتی سلامتی کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بمقام کوہ مری مورخہ ۱۴/۹/۵۶ مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۵۶ء میں ان لوگوں کو از راہ کمال شفقت ایک نہایت آسان اور سیدھا راستہ معافی کا بتایا تھا لیکن بعد کے واقعات سے ثابت ہو چکا ہے کہ ان لوگوں کی نیتیں صاف نہیں اور وہ اپنے ناپاک ارادوں کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں اس سے بھی ان کا نفاق واضح ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہم اس ریزولیوشن کے ذریعہ متفقہ طور پر یہ اعلان کرتے ہیں۔

کہ یہ لوگ ہم میں سے نہیں ہیں اور ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ ان کو جماعت سے خارج تصور فرمایا جائے۔ تاکہ جماعت ان کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہے۔ نیز ہمارے نزدیک ان لوگوں کا یہ مطالبہ کہ کوئی کمیشن مقرر کیا جاوے سراسر بے معنی اور ناقابل التفات ہے۔ ہم صدق دل سے یہ یقین رکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مصلح موعود اور واجب الاطاعت امام ہیں۔ (جملہ ممبران جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ بذریعہ قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

جماعت احمدیہ لاہور

مورخہ ۱۹/۱۰/۵۶ بعد از نماز جمعہ مندرجہ ذیل ریزولیشن باتفاق رائے جماعت احمدیہ لاہور نے پاس کی۔

(۱) جماعت احمدیہ ربوہ نے مولوی عبدالمنان صاحب عمر اور جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مولوی علی محمد صاحب اجمیری کے متعلق جو ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ اور جن کو حضور نے منظور فرما لیا ہے۔ کہ یہ دونوں صاحبان علی الترتیب ربوہ اور راولپنڈی کی جماعتوں کے افراد نہیں ہو سکتے۔ ان ریزولیوشنوں کی جماعت احمدیہ لاہور تائید کرتی ہے۔ کہ یہ دونوں صاحبان جماعت احمدیہ لاہور کے بھی افراد نہیں ہو سکتے۔

جماعت احمدیہ لاہور حضور اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کرتی ہے کہ حضور ہمارے اس ریزولیوشن کو منظور فرمائیں۔

جملہ افراد جماعت احمدیہ لاہور بذریعہ اسد اللہ خان امیر جماعت احمدیہ لاہور

جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان

جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کا ایک اجلاس مورخہ ۱۹/۱۰/۵۶ مسجد احمدیہ میں زیر صدارت ڈاکٹر ملک مولا بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

جماعت احمدیہ ربوہ و جماعت احمدیہ لاہور و راولپنڈی جن گیارہ افراد کے متعلق ریزولیوشن پاس کر چکی ہے کہ ان لوگوں کو ربوہ کی اور لاہور کی اور راولپنڈی کی جماعت احمدیہ کا فرد اور ممبر نہ سمجھا جائے۔ اور نہ ہی یہ لوگ جماعت کے کسی عہدہ کے قابل رہے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ جماعتوں کی قراردادوں کی توثیق اور تصدیق بھی کر دی ہے۔ ہمارے نزدیک صرف یہی کارروائی کافی نہیں ہے۔ بلکہ ایسے لوگوں کے جماعت سے خارج ہونے کا اعلان ہو جانا چاہیئے۔

ان لوگوں کی طرف سے ایسے الزامات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر لگائے گئے۔ جو صرف خلافت کے منکرین ہی لگا سکتے ہیں ان کا اس طرح اتہام لگانا کئی مومنوں کی شہادتوں سے ثابت ہو چکا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان لوگوں کو موقعہ دیا تھا کہ اپنی برأت کے لئے وہ ان اخبارات کی تردید کریں۔ جن میں ان کی طرف بیانات منسوب کر کے چھاپے گئے تھے۔ مگر ان لوگوں نے ان اخباروں میں یا الفضل میں اس قسم کا کوئی واضح بیان نہیں دیا۔ اس عمل سے انہوں نے اپنے منافق ہونے پر اپنی مہر تصدیق بھی ثبت کر دی۔ جس سے ان لوگوں کی خلافت حقہ سے روگردانی ثابت ہو جاتی ہے۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان ان منافقوں سے اور ان سے ہمدردی رکھنے والے ساتھیوں سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھتی۔ اور ان کو جماعت سے خارج شدہ سمجھتی ہے۔ ان لوگوں کی آئندہ کوئی تحریر یا تقریر جماعت احمدیہ کی طرف منسوب نہ سمجھی جاوے۔ کیونکہ ان کی منافقت روز روشن کی طرح ثابت ہو چکی ہے

جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے تمام ممبران ایک بار پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و المصلح الموعود سے کامل اطاعت کا عہد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخری دم تک خلافت حقہ کے ساتھ منسلک رکھے آمین ثم آمین اور ہمارے محبوب آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زندگی میں خدا تعالیٰ برکت ڈالے۔ اور وہ خدائی وعدے ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھیں جو خلافت ثانیہ کے ساتھ خاص طور پر تعلق رکھتے ہیں۔ آمین ثم آمین

دستخط جملہ ممبران جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان

جماعت احمدیہ منٹگمری

بتاریخ ۱۹/۱۰/۵۶ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ شہر منٹگمری کا ایک جلسہ زیر صدارت امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر منظور ہوا

جماعت احمدیہ لاہور اور جماعت احمدیہ ربوہ کی طرف سے گیارہ افراد (میاں عبدالوہاب صاحب اور میاں عبدالمنان صاحب اور ان کے ساتھیوں) کے متعلق یہ ریزولیوشن پاس ہو چکا ہے۔ کہ وہ لاہور اور ربوہ کی جماعتوں کے ممبر نہ سمجھے جائیں۔ اور نہ ہی آئندہ وہاں ان کو کوئی عہدہ دیا جائے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان ہر دو ریزولیوشنوں کی تصدیق فرما چکے ہیں۔ ضلع وار نظام جماعت ضلع منٹگمری کی طرف سے بھی ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو اس قسم کا ریزولیوشن پاس ہو چکا ہے۔

ہمارے نزدیک اس فتنہ کے سدباب کے لئے صرف اسی قدر اقدام کافی نہیں۔ بلکہ ان افراد کی کارروائیوں سے باقی جماعت احمدیہ کو بھی پوری طرح محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ انہیں جماعت احمدیہ سے خارج شدہ قرار دیا جائے۔

محمد شریف امیر جماعت منٹگمری شہر

جماعت احمدیہ جھنگ

"جماعت احمدیہ لاہور اور ربوہ گیارہ اشخاص کے متعلق یہ ریزولیوشن پاس کر چکی ہیں کہ وہ لاہور اور ربوہ کی لوکل جماعتوں کے ممبر نہ سمجھے جائیں اور نہ ہی آئندہ انہیں کوئی عہدہ دیا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان ہر دو ریزولیوشنوں کی تصدیق بھی فرما چکے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس فتنہ کے روکنے کے لئے اسی قدر کافی نہیں۔ بلکہ ان کی کارروائیوں سے لاہور اور ربوہ کے علاوہ باقی تمام جماعت ہائے احمدیہ کو بھی محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ انہیں جماعت احمدیہ سے خارج شدہ قرار دیا جائے۔

میاں عبدالوہاب کے متعلق جہاں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جن کو کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ ایمان رکھنے والا احمدی بھی استعمال نہیں کر سکتا (ملاحظہ ہو شہادت مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب مندرجہ الفضل مورخہ ۲۸/۷/۵۷) ان کے متعلق یہ بھی ثابت ہے کہ وہ احراری شورش سنہ ۳۲-۳۵ء کے دوران باقاعدہ طور پر احرار کو جماعت احمدیہ کی اندرونی خبریں پہنچانے کا کام کرتے رہے (ملاحظہ ہو بیان شیخ عبدالرحیم صاحب پراچہ بھیروی شائع شدہ الفضل مورخہ ۲/۸/۵۷) یہ سب سے بڑھ کر دشمنی اور غداری ہے۔ جو سلسلہ کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔

میاں عبدالمنان صاحب کو اچھی طرح ان باتوں کا علم تھا۔ مگر انہوں نے کبھی ایمان کے اس تقاضا کو پورا نہ کیا کہ میاں عبدالوہاب سے بیزاری کا اظہار کرتے۔ بلکہ دونوں اسی طرح ملتے جلتے رہے۔ جیسے پہلے تھے اس سے بڑھ کر یہ کہ میاں عبدالوہاب کی شکایت مرکز میں پہنچنے کے بعد جب شیخ منیر الحق صاحب اپنی اہلیہ اور خوشدامن کے ساتھ میاں عبدالمنان کے پاس گئے تو انہیں وہاں شرمندہ کیا گیا (ملاحظہ ہو بیان شیخ نصیر الحق صاحب الفضل مورخہ ۲۸/۷/۵۷) ان تمام باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ خیالات میں دراصل ان دونوں بھائیوں کا اتحاد ہے۔ اور ان خیالات میں کوئی ایک بھائی دوسرے سے پیچھے نہیں۔

پھر مخالفین و منافقین نے میاں عبدالمنان صاحب کو خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں ہی خلافت کا اہل اور امیدوار ظاہر کیا۔ جو اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ لیکن میاں منان صاحب نے اس کی مکمل تردید نہ کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۲/۹/۵۷ بمقام مری میں ان لوگوں کو اپنی بریت ثابت کرنے کا صحیح طریق بھی بتا دیا۔ لیکن میاں عبدالمنان صاحب نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور سیدھی راہ پر چلنا مناسب نہ سمجھا۔ جو بیان انہوں نے اخبار پیغام صلح مورخہ ۳/۱۰/۵۷ میں شائع کر دیا ہے وہ غیر مبائعین اور میاں عبدالمنان صاحب کے منافق دوستوں کی تردید کرنے کی بجائے انہیں خوش کرنے والا ہے۔ اس میں امیدوار خلافت اور خلافت کا مستحق سمجھنے والوں کے متعلق ذکر ہرگز اس روح کے ساتھ نہیں جو خلیفۃ المسیح کے مجوزہ الفاظ میں ہے۔ اور نہ ہی حضرت خلیفہ اول رض کی ہتک کے الزام کی تردید ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ خلافت ثانیہ کے خلافت حقہ ہونے اور اس کے ساتھ وابستگی کے متعلق اس بیان میں ایک لفظ بھی نہیں۔ یہ بیان درحقیقت ایسا ہے کہ ایک غیر مبائع بھی اسے اپنے دستخطوں کے ساتھ شائع کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کر سکتا۔ اسی وجہ سے یہ بیان پیغام صلح میں پورے ایک صفحہ پر جلی حروف میں شائع کیا گیا ہے۔ گویا یہ بیان پیغامیوں اور اپنے دوستوں کی صفائی کے لئے ہے۔ نہ کہ ان الزامات کی تردید اور جماعت کی تقویت کے لئے۔ ان حالات میں جماعت احمدیہ جھنگ صدر سمجھتی ہے کہ درحقیقت میاں عبدالمنان اور ان کے دوست اور ساتھی جن کا ذکر لاہور اور ربوہ کی جماعت کے ریزولیوشنوں میں آیا ہے جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے بلکہ جماعت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ اسلئے ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے خارج شدہ قرار دینا جماعت کو انتشار سے محفوظ کرنے کے لئے ضروری ہے۔ ہم ان لوگوں کو جماعت احمدیہ کا حصہ نہیں سمجھتے۔ کیونکہ وہ خود اپنے عمل سے ایسا ثابت کر چکے ہیں"۔

ممبران جماعت احمدیہ جھنگ صدر
بذریعہ احمد الدین قائمقام امیر جماعت احمدیہ
جھنگ صدر

احمدی خواتین کو ضروری نصائح

لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کے جلسہ میں مکرم شمس صاحب کی تقریر

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے گذشتہ ماہ کوئٹہ کی احمدی مستورات میں قریباً ایک گھنٹہ تقریر فرمائی تھی جس میں مستورات کو نہایت قیمتی نصائح فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔

احمدی مستورات کو اللہ تعالیٰ نے ایک ارفع مقام بخشا ہے۔ اور انہوں نے بعض نہایت اہم ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں انہیں اپنے اس مقام کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

دوسری نصیحت آپ نے یہ فرمائی کہ احمدی عورتوں کو تعلیم کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کی مستورات میں خواندگی کا تناسب دوسروں کے مقابلہ میں نمایاں طور پر زیادہ ہے۔ لیکن جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پچھلے جلسہ سالانہ پر ارشاد فرمایا تھا۔ کہ مستورات کو خاص تنظیم کے ماتحت کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ کوئی بھی عورت ناخواندہ نہ رہے۔ اور یہ کام ہماری مستورات کے لئے مشکل نہیں ہے۔

اسلامی تعلیم کے ماتحت عورت کا صحیح میدان عمل اس کا گھر ہے۔ جس میں اسے اولاد کی صحیح تربیت اور دینی تعلیم میں کوشاں رہنا چاہیئے۔ وہ مستقبل کی معمار ہے۔ اس ضمن میں اس کی تھوڑی سی غفلت بھی نہایت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اور صحیح توجہ سے نہایت شاندار نتائج پیدا ہو سکتے ہیں

احمدی عورت کو توحید پر قائم ہونا چاہیئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب عورتوں سے بیعت لیا کرتے تھے تو سب سے اول شرط یہ ہوا کرتی تھی۔ کہ وہ شرک نہیں کریں گی اس میں حکمت یہ تھی کہ عورت اکثر توہم پرستی کا شکار ہو جاتی ہے۔ جس سے بچنا نہایت ضروری ہے۔

عورتوں کو چاہیئے کہ وہ امیر غریب کے امتیاز کو مٹا کر سب آپس میں بہنیں بنکر رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب انسان برابر ہیں۔ اس کے حضور معزز وہی ہے جو زیادہ متقی ہو۔

تقریر کو ختم کرتے ہوئے آپ نے مقامی جماعت کے نظام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ کوئٹہ میں لجنہ اماء اللہ کے دونوں حلقے اچھا کام کر رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ مسابقت کی روح کو قائم رکھیں اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ہماری جماعت کی مستورات بعض کاموں میں مردوں سے بھی سبقت لے جاتی ہیں۔ چنانچہ چندہ تعمیر مسجد کے ضمن میں وہ مردوں سے بھی بڑھ گئی ہیں

آخر میں مکرم امیر صاحب کوئٹہ نے لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد کی طرف سے مکرم شمس صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

تقریر کے اختتام پر لجنہ اماء اللہ مسجد کی طرف سے مکرم شمس صاحب کے اعزاز میں جناب امیر صاحب کوئٹہ کے مکان پر چائے کا انتظام کیا گیا۔ جس میں محترم امیر صاحب کے علاوہ جماعت کے بعض عہدیدار اور دیگر اصحاب نے شمولیت فرمائی۔

ہم تمام احمدی مستورات کوئٹہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی ممنون ہیں کہ آپ نے باوجود طبیعت کی علالت کے ہمیں اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور ہمیں آپ کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسارہ نصرت جہاں بیگم
(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد احمدیہ کوئٹہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ کا اپریشن ۵ / اکتوبر کو ہوا تھا۔ لیکن ابھی تک صحت نہیں ہوئی۔ وہ گذشتہ تین ماہ سے متواتر بیمار ہے۔ جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت دے اور پریشانی دور فرمائے۔ نیز مکرم ماسٹر محمد حسن صاحب شدید بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(خاکسار غلام محمد ثالث از لاہور)

اسلام میں خلافت کی اہمیت

(از مکرم مولوی عبد المالک خاں صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی)

(۲)

دوسری غرض تزکیہ نفس ہے۔ یعنی نبی کے ذریعہ جو نشانات الٰہیہ ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ ان سے خدا کی ذات پر یقین حاصل ہوتا ہے۔ اور نبی کی پاکیزہ زندگی نفوس کی پاکیزگی کا موجب بنتی ہے۔ اور یہ بات لکھی لکھائی کتاب سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس پاکیزہ وجود کی وفات کے بعد ضروری ہے۔ کہ ایسا وجود موجود ہو۔ جو تقویٰ اور روحانیت کے اعلیٰ معیار پر ہونے کی وجہ سے خدا کے ساتھ قرب کا مقام رکھتا ہو۔ وہ خدا کا خلیفہ ہی ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ لوگ نبی کی وفات کے بعد روحانی زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اس کو ترقی دے سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں مومنوں کی روحانی ترقی اور نفوس کی پاکیزگی میں نبی کی دعاؤں کا بھی بہت بڑا دخل ہوتا ہے۔ اس کی وفات کے بعد وہ وجود خلیفہ کا ہی ہوتا ہے۔ جو شب و روز لوگوں کے واسطے دعا کرتا اور خدا کے فضل اور رحم کو ان کے لئے جذب کرتا ہے۔

تیسری غرض نبوت کی تعلیم کتاب ہے۔ کتاب سے کتاب اللہ بھی مراد ہے۔ اور وہ فرائض بھی مراد ہیں۔ جن کی بجا آوری قوم اور فرد پر ضروری ہے۔ نبی کے بعد خلیفہ کا وجود ہے۔ جو انفرادی اور اجتماعی فرائض کی طرف لوگوں کو توجہ دلاتا ہے۔ اور ان کو بیدار رکھتا ہے۔ اور اس طرح خلیفہ کا وجود قومی زندگی کا موجب بنتا ہے۔ اس کی ہدایت میں قوم کی عملی حالت درست ہوتی ہے۔

چوتھی غرض نبی کی بعثت کی حکمت سکھلانا ہے۔ یعنی وہ فرائض اور دیگر احکامات قرآنی کی باریکیاں اور تقویٰ کی باریک راہیں ان پر کھولتا ہے۔ یہی کام خلیفہ سرانجام دیتا ہے۔ اور اس کا وجود اعمال کی بجا آوری کا ذوق اور جذبہ عمل کو بیدار رکھتا ہے۔ پس یہ چاروں کام ہیں۔ جو اغراض نبوت قرار دی گئی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے خلافت اسلامی کو یہ خصوصیت عطا فرمائی ہے۔ کہ وہ چاروں پہلوؤں کے لحاظ سے تمکنت دین کا موجب بنتی ہے۔

پانچواں امر:۔ پانچواں امر جس سے خلافت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

لیبدّ لنّھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی اسلامی خلیفہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے۔ کہ مومنوں کے خوف کو امن سے بدل دیگا۔

نبی کی وفات قوم کے لئے ایک زلزلہ ہوتی ہے۔ اور اس کی وفات پر مخالفین بھی خوشی مناتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اب امر حق کو مٹانا آسان ہے۔ لیکن خلافت کے ذریعہ ان تمام خوفوں کو امن سے بدل دیا جاتا ہے۔ اب یہ بات ظاہر ہے۔ کہ مومنوں کے لئے خوف تو آئے۔ لیکن خوف کو امن سے بدلنے والا کوئی وجود نہ ہو۔ جو نبی کی قائم مقامی میں یہ کام سرانجام دے۔ تو یقیناً امر حق کو شدید نقصان پہنچے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت قرآنی کو اپنی تصنیف الوصیت میں نہایت وضاحت کے ساتھ نہایت بصیرت افروز رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ اور خلافت کو قدرت ثانیہ قرار دیا ہے۔

حضور کے اس ارشاد گرامی سے ظاہر ہے۔ کہ امر خلافت خدا کی قدرت ثانیہ ہے۔ اور اس کا قیام خدائے قادر کی طرف سے اس لئے ضروری ہے۔ کہ مومنوں کے خوفوں کو امن سے بدل دیا جائے۔

امر ششم:۔ خلافت حقہ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان انعام ہونا اس امر سے بھی ثابت ہے۔ کہ دنیا کے بڑے بڑے مدبرین اور مفکرین اس تلاش میں رہے۔ کہ وہ کوئی ایسا طریق معلوم کر سکیں۔ جو نمائندگی کے لحاظ سے بہترین طریق ہو۔ مگر باوجود ایک لمبی اور انتہائی کوشش کے وہ اس طریق کے حصول میں ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکے۔

اسلام نے خلافت کا جو تصور پیش کیا۔ اس میں مندرجہ ذیل خصوصیات مقرر فرمائیں۔

(۱) اگرچہ خلافت انتخابی ہوتی ہے۔ مگر اس کے پیچھے مشیت ایزدی کارفرما ہوتی ہے (۲) یہ انتخاب کسی خاص مدت کے لئے نہیں ہوتا۔ بلکہ خلیفہ تاحیات اس امانت کا حامل رہتا ہے۔

جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عثمان رضؓ کو ارشاد فرمایا۔ کہ خدا تجھے ایک قمیص پہنائے گا۔ منافق اس کے اتارنے کے خواہشمند ہوں گے۔ تو اسے ہرگز نہ اتارنا۔ یعنی خلافت سے وہ تیرا عزل چاہیں گے۔ لیکن تو ہرگز ایسا نہ کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت کو قدرت ثانیہ قرار دے کر بتا دیا۔ کہ عزل کا مطالبہ خدائے قادر سے جنگ ہے۔

(۳) خلیفہ شریعت کا پابند ہوتا ہے۔ اور وہ شریعت کے مطابق تمام امور سرانجام دیتا ہے۔

(۴) خلافت کے لئے مشورہ ضروری ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی لا خلافۃ الا بالمشورۃ سے ظاہر ہے۔ جس حد تک اس سے ہو سکے۔ وہ ان مشوروں کو قبول کر کے چلے۔ لیکن اسلام اسے یہ حق دیتا ہے۔ کہ وہ اگر کسی وقت مناسب سمجھے۔ تو عوام کی متفقہ رائے کو بھی رد کر سکتا ہے۔ جیسا کہ آیت کریمہ فاذا عزمت فتوکل علی اللّٰہ سے ظاہر ہے۔

(۵) خلیفہ اسلام صرف نظام کا ہیڈ ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ مذہبی راہنما اور جماعت کا امام بھی ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے اخلاقی دباؤ سے بھی اسکی نگرانی کرتا ہے۔ جو ایک خالص سیاسی منتخب یا غیر منتخب حاکم کے لئے ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ بلا رو رعایت احکام صادر کرتا ہے۔ اور عدل کے ساتھ معاملات کا تصفیہ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ صرف حاکم ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔

(۶) انسانی حقوق کے معاملہ میں اسلامی خلیفہ مساوی حیثیت رکھتا ہے۔

(۷) اسلامی خلیفہ کو یہ حیثیت حاصل ہے۔ کہ وہ تقویٰ میں سب سے اعلیٰ ہونے کے باعث خدا کا مقرب ہوتا ہے۔ اور خدا کی نصرت و تائید اس کو حاصل ہوتی ہے۔

(۸) وہ سیاسیات سے بالا ہوتا ہے۔ . . . . جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ وہ ایک باپ کی حیثیت رکھتا ہے وہ کسی پارٹی میں شامل یا اس کی طرف مائل نہیں ہو سکتا۔ اسی کی طرف قرآنی آیت فاذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل میں اشارہ کیا گیا ہے۔

یہ تصور کس درجہ اہم ہے۔ اور مسلمانوں کو یہ نعمت عطا فرما کر خدا تعالیٰ نے کس قدر عظیم الشان احسان فرمایا۔ اس کا اندازہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ آج ہزاروں ٹھوکریں کھانے کے بعد مغرب کا مفکر اس مقام تک پہنچا۔ کہ نیابت وفاقی طور پر ہونی چاہیئے۔ مگر اس کا جو ہیولیٰ اس نے تیار کیا۔ اس کا نتیجہ آج یہ نکلا۔ کہ یورپ کا مفکر یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو چکا ہے۔ کہ وہ ہیولیٰ انتہائی ناقص ہے۔ چنانچہ برطانوی مفکر مسٹر Hob House اپنی کتاب ڈیموکریسی اینڈ ری ایکشن کے صفحہ ۱۵۴ پر یہ بیان کرتا ہے۔

(۱) ہمارا خیال تھا۔ کہ اس طریق (یعنی جمہوریت) سے بہترین نمائندہ وجود آگے آ جائیں گے۔ مگر ہوتا یہ ہے۔ کہ بہترین قسم کے لوگ تو اس سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ کہ اپنے حق میں آپ پراپیگنڈا کریں۔ مگر کم حیثیت کے لوگ اپنا پراپیگنڈا آپ کر کے لوگوں کے ووٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ اور آگے آ جاتے ہیں۔

(۲) سوچا تو یہ تھا۔ کہ آگے آنے والے وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتے رہیں گے۔ اور قوموں کی ترقی کے لئے یہ امر ممد ثابت ہوگا۔ مگر ہوا یہ کہ آگے آنے والے یہ جانتے ہیں۔ کہ انہیں چند سال بعد پھر لوگوں کا ووٹ حاصل کرنا ہوگا۔ اس لئے ان کی تگ و دو چند ہنگامی امور تک رہتی ہے۔ جن کا نتیجہ جلد سے جلد عوام کے سامنے آ جائے، اور دیرپا امور نظر انداز ہوتے چلے جاتے ہیں۔

(۳) عوام کی متفقہ رائے بعض اوقات انتہائی خطرناک اور نقصان دہ امور کا مطالبہ کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اسکی مثال امریکہ کے اس مشہور واقعہ سے ظاہر ہے۔ کہ وہاں کی حکومت نے شراب نوشی کی بندش کا قانون جاری کیا۔ مگر عوام نے مل کر یہ رائے دی۔ کہ یہ قانون منسوخ ہونا چاہیئے۔ اور وہ منسوخ کر دیا گیا۔ (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

سلطانپورہ لاہور میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۱۷ راکتوبر بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ حلقہ سلطانپورہ لاہور میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جلسہ زیر صدارت شیخ محمد حسین صاحب صدر حلقہ سلطانپورہ لاہور منعقد ہوا۔

مکرم خالد ہدایت صاحب بی اے نے تلاوت قرآن کریم جلسے کی کارروائی کو شروع کیا۔ مولوی عبد القادر صاحب مربی سلسلہ نے قرآن کریم سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متعدد پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ پادریوں کا یہ بیان سراسر غلط ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوئی پیشگوئی نہیں فرمائی۔ بعد ازاں مکرم سید بہاول شاہ صاحب صدر حلقہ سول لائن نے سیرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تقریر فرمائی۔ جلسہ بخیر و خوبی دعا کے بعد ختم ہوا۔ محمد حسین صدر جماعت احمدیہ حلقہ سلطان پورہ لاہور

درخواست دعاء

(از مکرم خاں صاحب مولوی فرزند علی صاحب ربوہ)

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ میرے بڑے بیٹے عزیزم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب آف بورنیو کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔ جو احباب ان کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں۔ ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے۔ نیز اہ، میری صحت اور خاتمہ بالخیر کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

موصی اصحاب سے چند ضروری گذارشات

ذیل میں چند ضروری معروضات موصی اصحاب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔ جن کو اگر وہ ملحوظ رکھیں تو امید ہے کہ وہ اپنے حسابات کو درست اور دفتر کے ریکارڈ کو مکمل رکھوانے میں دفتر کی قابلِ صد شکر گذاری اعانت فرمائیں گے۔

اوّل:۔ دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے جب کبھی گذشتہ سال یا متعدد گذشتہ سالوں کی آمد معلوم کرنے کے لئے "بجٹ فارم اصل آمد" بھیجے تو پوری احتیاط کے ساتھ اور حتی الامکان بہت جلد اس فارم کو پُر کر کے واپس فرمائیں۔ سوائے خاص مجبوریوں کے۔ عام طور پر آپ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ یہ فارم صحیح اندراجات کے ساتھ آپ دو ہفتہ کے اندر اندر واپس کر دیں تاکہ آپ کے حصہ آمد کی وصیت کے چندوں کا حساب درست اور مکمل رہ سکے۔ آپ یہ انتظار کیوں کرتے ہیں کہ آپ کو دوبارہ سہ بارہ یاددہانیاں کرائی جائیں جبکہ آپ اپنی وصیت کی غرض اور اس کے مقصد اور اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ کیا آپ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ سلسلہ کے مال کے ایک حصہ کو یاددہانیوں اور رجسٹری نوٹسوں پر ضائع کیا جائے؟ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہوگا تو پھر آپ کو دوسری تیسری یاددہانی یا رجسٹری نوٹس کا انتظار کیوں ہو۔

دوم:۔ آپ کی طرف سے بجٹ فارم پُر ہو کر واپس آنے پر دفتر کی طرف سے آپ کو گذشتہ سال کی وصول شدہ رقوم کا تفصیلی حساب بھیجا جاتا ہے جس سے آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ذمہ بقایا یا دفتر میں آپ کا فاضلہ ہے۔ اس تفصیلی حساب میں اگر آپ کی کوئی ادا کردہ رقم درج نہ ہو تو مہربانی فرما کر فوری طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے کوپن نمبر اور تاریخ سے اطلاع دیں . . . .

. . . .

. . . .

. . جس کے ذریعہ سے وہ رقم داخل خزانہ ہوئی تھی تاکہ دوبارہ پڑتال کی جائے اور اگر وہ رقم واقعی آپ کے حساب میں درج ہونے سے رہ گئی ہو تو درج کر کے آپ کا حساب درج کر دیا جائے۔

سوم:۔ اگر آپ خود اپنے چندہ حصہ آمد کی ادائیگی میں چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایا دار ہیں اور اس کی ادائیگی کے لئے آپ نے اس وقت تک دفتر سے کوئی معین صورت پیش کر کے منظوری نہیں لی تو آپ کو اس کی فکر ہونی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے بلکہ قواعد کے لحاظ سے ضروری ہے کہ ایسی صورت حال میں آپ کی وصیت کو مجلس کارپرداز میں منسوخ کرنے کے لئے پیش کر دیا جائے اور پھر آپ کو پچھتانا پڑے۔ پس آپ کو اپنے چندہ حصہ آمد کے بقایا زائد از چھ ماہ کی ادائیگی کے لئے دفتر کے ساتھ فوراً خط و کتابت کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے۔

. . . .

. . . . . کہ آپ اس بقایا کی ادائیگی کے لئے کیا صورت اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

چہارم:۔ اگر آپ نے اپنے بقایا کی ادائیگی کے لئے کوئی معین صورت پیش کر کے مہلت لے رکھی ہے یا آپ نے اپنے کسی متوفی موصی رشتہ دار کے بقایا کی ادائیگی کے لئے ضمانت دی ہوئی ہے تو آپ اس بات کو فراموش نہ کیجئے کہ دونوں صورتوں میں آپ کی ذمہ داری میں بہت بڑا اضافہ ہو گیا ہے۔ اور آپ کو اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کے لئے اپنی دیگر ضروریات پر اس عہد کو مقدم کرنا چاہیئے جو آپ نے مہلت لے کر یا ضمانت دے کر کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

پنجم:۔ اگر آپ ایک مقام سے دوسرے مقام پر تبدیل ہو چکے ہیں تو کیا آپ نے اپنے موجودہ پتہ سے (جس پر آپ سے خط و کتابت کی جا سکے) دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمایا ہے؟ اگر نہیں تو بہت جلدی بلکہ اپنی اوّلین فرصت میں مطلع کر کے مشکور فرمائیں تاکہ بوقت ضرورت آپ کے سابقہ مقام اور پتہ پر خط و کتابت کر کے دفتر کا وقت اور پیسے ضائع نہ ہوں اور تا آپ کے ساتھ دفتر بوقت ضرورت رابطہ خط و کتابت قائم رکھ سکے اور اس میں تاخیر نہ ہو

ششم:۔ دفتر بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا وصیت نمبر ضرور لکھیں۔ کیونکہ ایک ہی نام کے خدا تعالیٰ کے فضل سے درجنوں اور بیسیوں موصی ہیں۔ بلکہ چند مثالیں ایسی بھی دیکھی ہیں کہ ولدیت اور سکونت بھی ایک ہی تھی۔ لہٰذا دفتر بہشتی مقبرہ کو کسی بھی امر کے لئے مخاطب کرتے ہوئے اپنا وصیت نمبر ضرور تحریر فرمائیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

محترم نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی تقریر

دینی۔ علمی، ذہنی اور ورزشی مقابلے

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پروگرام کے مطابق بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اطفال نے علمی اور ورزشی مقابلوں میں ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اجتماع کی رپورٹ مختصراً درج ذیل ہے:۔

جمعہ ۔ ۱۹ اکتوبر

صبح ۷ بجے سے لے کر ۱۰-۳۰ بجے تک مقامی و بیرونی اطفال نے اپنے خیمہ جات نصب کئے ۱۰-۳۰ بجے سے ۱۱-۰۰ بجے تک خیمہ جات کا معائنہ کیا گیا۔ اس دوران میں مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر اوّل بھی تشریف لائے۔ آپ نے اطفال کی حسنِ کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

۱۱ بجے سے ۲ بجے تک اطفال نے کھانا کھایا اور نماز جمعہ ادا کی

۲ سے ۲-۳۰ بجے تک اطفال کی حاضری لی گئی اور ایک دفعہ پھر معائنہ کیا گیا۔

پھر پروگرام کے مطابق پیغام رسانی، مشاہدہ معائنہ تقریر اور عام معلومات کے مقابلے ہوئے (انعامات حاصل کرنے والے اطفال کے نام اکٹھے آخر میں درج ہیں)

کھانے اور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد تلاوت۔ بیت بازی۔ اذان، حفظ قرآن مجید۔ نماز۔ روزہ۔ دیگر شرعی مسائل اور خوش الحانی سے نظم پڑھنے کے مقابلے ہوئے۔ اطفال نے ان مقابلوں میں حصہ لینے میں شوق کا اظہار کیا۔

ہفتہ ۔ ۲۰ اکتوبر

صبح ۵ بجے نماز کے لئے اطفال کو جگایا گیا۔ ۵-۴۵ تک نماز فجر اور تلاوت قرآن کریم کے فریضہ میں اطفال مشغول رہے

اجتماعی ورزش اور ناشتے کے بعد جھنڈا جنگ فٹ بال۔ لمبی چھلانگ اور دوڑوں کے مقابلے ہوئے۔ گیارہ سے بارہ بجے تک تحریری مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ میں بھی اطفال کافی تعداد میں شامل ہوئے۔

دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔ نماز کے بعد فی البدیہہ تقاریر کا مقابلہ ہوا جو نہایت دلچسپ رہا۔

اس کے بعد کبڈی کا مقابلہ ہوا۔ شام کے کھانے اور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد اطفال کو خدام کا پروگرام دکھایا گیا۔

اتوار ۔ ۲۱ اکتوبر

نماز فجر، تلاوت قرآن کریم کے بعد پی۔ ٹی کا مقابلہ ہوا۔ ناشتے کے بعد اطفال کا ایک اجلاس زیر صدارت مکرم نائب صدر صاحب اوّل منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد منافقین اور فتنہ پردازوں سے کلیتہً بیزاری اور خلافت ثانیہ سے کامل وفاداری اور دلی وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے دو قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔ بعد ازاں مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر اوّل نے اطفال سے خطاب فرمایا۔

اعلان نکاح

مؤرخہ ۱۰/۵۶ کو میرے بڑے بھائی عبد الحمید صاحب کا نکاح ہمراہ کلثوم بیگم بنت چوہدری عبد الرحمٰن صاحب بہلول پور بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر مکرم سید مہدی شاہ صاحب دیہاتی مبلغ شیخوپورہ نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے مبارک کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے

عبد المجید سالٹ ڈیلر سانگلہ ہل

نوٹ:۔ عبد الحمید صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت عطا فرمائے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ولادت

میرے چھوٹے بھائی مکرم شیخ فیض الرحمٰن صاحب انسپکٹر بیت المال کے ہاں ۲۱/۱۰/۵۶ کو لڑکی تولد ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام آنسہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب لڑکی کی درازیٔ عمر و خادمہ دین ہونے اور اس کی والدہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

شیخ مسعود الرحمٰن نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

آپ نے اطفال کو خلافت کی اہمیت بتائی ــــ نہایت مؤثر پیرایہ میں خلافت کی برکات واضح کرتے ہوئے اطفال کو ہمیشہ کے لئے نظام خلافت سے منسلک رہنے کی طرف توجہ دلائی۔

آپ نے نماز با جماعت، مطالعہ کتب سلسلہ، آوارہ گردی سے اجتناب۔ سو قیانہ لٹریچر سے احتراز اور نظام کی پابندی کی بھی تلقین فرمائی۔

اجلاس کے بعد کبڈی، فٹ بال کے مقابلے ہوئے۔ ان مقابلوں کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نائب صدر دوم نے اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم نائب صدر صاحب دوم نے اطفال کو ان کا مقام بتاتے ہوئے مفید نصائح فرمائیں۔ آپ نے کہا اطفال قوم کی بنیاد ہوتے ہیں۔ جس طرح بنیاد مضبوط اور اچھی ہونی چاہیئے۔ اسی طرح اطفال کو اپنی اصلاح اور ہدایت کی طرف توجہ دینی چاہیئے تاکہ قوم کی عمارت صحیح بنیادوں پر قائم ہو سکے۔

اس تقریب کے بعد اطفال نے کھانا کھایا نماز ظہر و عصر ادا کی اور پھر خدام کے پروگرام میں شرکت کی۔

اس دفعہ اجتماع میں ربوہ کی مقامی مجالس کے علاوہ، سرگودھا شہر، سرگودھا دیہات لائل پور، احمد نگر، چک چہور، ضلع شیخوپورہ اور شیخوپورہ شہر کی مجالس نے بھی شرکت کی اطفال کے کل ۴۷ خیمے نصب ہوئے جن میں ۳۸ خیمے مجلس ربوہ کے اور ۹ خیمے بیرونی مجالس کے تھے۔

اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال کی کل تعداد ۴۳۸ تھی۔ جن میں سے ۳۵۰ اطفال ربوہ کی مجلس کے اور ۸۸ اطفال بیرونی مجالس کے تھے۔

اجتماع کے موقع پر علمی مقابلوں کے منتظم امین اللہ خانصاحب سالک اور ورزشی مقابلوں کے منتظم بشیر احمد صاحب شمس تھے

علمی مقابلوں میں انعام حاصل کرنیوالے اطفال

معلومات عامہ:۔ اوّل، حمید احمد خان دار النصر ربوہ
دوم، شریف احمد سرگودھا
حامد محمود دار الصدر شرقی

تقریر:۔ اوّل، عطاء المجیب
دوم:۔ عبد السمیع ربوہ
عبد المنان
منصور احمد

شرعی مسائل:۔ اوّل:۔ شریف احمد سرگودھا
دوم:۔ حمید احمد خان دار النصر ربوہ
سوم:۔ عبد الرشید ارشد

بیت بازی

اوّل:۔ پارٹی کریم احمد ناصر ربوہ

نظم خوش الحانی

اوّل۔ محمد اسحٰق دار البرکات ربوہ
دوم:۔ بشیر احمد دار الصدر غربی ربوہ۔
سوم:۔ منصور احمد دار الرحمت شرقی ربوہ

حفظ قرآن مجید

اوّل:۔ محمد اسلم جاوید دار الصدر غربی۔
دوم:۔ عبد الرشید شریف

اذان

اوّل:۔ بشیر احمد دار الصدر غربی۔
دوم:۔ محمد جمیل لطیف دار الصدر غربی
خلیل احمد (بورڈنگ)
سوم: خالد منیر (دار البرکات)
عبد المنان (دار الیمن)

تلاوت

اوّل:۔ مبشر احمد دار الصدر غربی
دوم:۔ رفیع احمد دار الرحمت۔
سوم:۔ نصیر احمد بورڈنگ۔

فی البدیہہ تقاریر

اوّل:۔ محمد افضل۔ ربوہ
دوم:۔ رشید احمد مبشر۔
حمید احمد خان

تحریری مقابلہ

اوّل:۔ حمید احمد خان ربوہ۔
دوم:۔ عطاء المجیب ربوہ۔
سوم:۔ منصور احمد عمر ربوہ۔

ورزشی مقابلوں میں انعام حاصل کرنے والے اطفال کے نام

مشاہدہ و معائنہ

اوّل۔ عبد المنان عاجز دار الیمن ربوہ
دوم:۔ معراج الحق دار النصر ربوہ۔
سوم:۔ عبد الرشید خان دار الیمن ربوہ

جھنڈا جنگ

اوّل پارٹی نذیر احمد ربوہ

پیغام رسانی

اوّل: پارٹی عبد الرشید خان دار الیمن ربوہ
〃 :۔ پارٹی شریف احمد سرگودھا
〃 :۔ پارٹی محمد اسمٰعیل دار الرحمت شرقی ربوہ
دوم:۔ پارٹی حمید احمد خان دار النصر ربوہ

لمبی چھلانگ

اوّل:۔ منصور احمد سرگودھا
دوم:۔ محمد ادریس دار البرکات ربوہ
سوم:۔ نعیم احمد لائلپور

لمبی دوڑ

اوّل:۔ نعیم احمد لائلپور۔
دوم:۔ محمد ادریس ربوہ۔
سوم:۔ سعید احمد سرگودھا۔

کبڈی

اوّل:۔ ربوہ ٹیم
دوم:۔ احمد نگر ٹیم

فٹ بال

(اوّل) – ربوہ ٹیم

چی۔ تی

اوّل:۔ اطفال حلقہ دار الصدر غربی ربوہ

صفائی خیمہ جات

اوّل۔ دار الصدر شرقی ربوہ۔
دوم۔ دار الرحمت شرقی ربوہ
سوم۔ دار الرحمت وسطی ربوہ

(خاکسار خورشید احمد شاد مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

وصیت

وصیت منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہے تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۳۲۷۷ میں نور محمد ولد حاجی عبد اللہ قوم کمہار پیشہ ملازمت عمر ۵۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن محبوپال والا ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ تنخواہ معہ الاؤنس ماہوار مبلغ -/۹۷ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ جو ماہ بماہ انشاء اللہ تعالےٰ ادا کرتا رہوں گا ـــــ اس کے بعد میری جائیداد موضع بھٹیاں ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گورداسپور میں ہے۔ اب میں مہاجر ہوں۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔ تقریباً انیس گھماؤں اراضی کچھ چاہی کچھ بارانی اور دو مکان رہائشی پختہ و خام ہیں۔ دوکان خام و پختہ میرے پاس یکصد پچاس روپے رہن ہے۔ اب میرے پاس یہاں موضع محبوپالوالہ میں ایک مکان پختہ عارضی طور پر ملا ہے۔ جس میں میری سکونت ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ نور احمد مومی

گواہ شد:۔ عبد المجید سکنہ چک ۵۵۵ ڈاکخانہ خاص تحصیل ننکانہ غربی ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:۔ صوفی علی محمد اصحابی مومی انسپکٹر وصایا۔ حال وارد گکھڑ والی۔

درخواستہائے دعا

(۱) میں آجکل مرض بواسیر میں مبتلا ہوں۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد عبد الحق مجاہد امرتسری۔

(۲) تمام معززین کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ میرا مقدمہ ہائی کورٹ پشاور میں پیش ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اپنے فضل سے مقدمہ میں کامیاب کرے۔ آمین۔ محمود احمد ولد محمد نواز محلہ جوگن شاہ پشاور

(۳) بندہ ان دنوں اپنے مقدمہ کی وجہ سے بہت پریشان ہے۔ مقدمہ بہت نازک صورت اختیار کر گیا ہے احباب کرام دعا فرمائیں۔ لطیف احمد منٹگمری

(۴) میرا بھائی رفیق احمد ولد چوہدری رشید احمد صاحب بھیروی ایک عرصہ سے بیمار ہے صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں لطف المنان بھیروی دار الرحمت وسطی ربوہ

(۵) میرے بھائی محمد افضل اور میری والدہ صاحبہ بھیرہ میں کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب دعا فرمائیں۔ عبد الحمید خالد بھیروی

(۶) بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ کاروبار یا ملازمت کی بہتر صورت پیدا کر دے میاں چراغ الدین بک شیخوپورہ لاہور

(۷) میرا بھانجہ محمد احمد سجاد قصہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب کرام شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ام جمیل لاہور

مجلس عالمگیر خدام الاحمدیہ کی قرارداد

(بقیہ صفحہ اوّل)

وہ بیان ہی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اسے خلافت حضرت مصلح موعود سے کوئی عقیدت اور وابستگی نہیں ہے۔ ایسے لوگ جو جماعت کی تنظیم کی روح پر حملہ آور ہوئے ہیں جو جماعت کی تنظیم کے خلاف لوگوں کو اکساتے ہیں اس حدیث کے مطابق اپنے آپ کو جماعت سے الگ کرتے ہیں۔ جس میں فرمایا من خرج من الجماعۃ شبراً فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا بیان کتنا واضح ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں خلافت ثانیہ سے کبھی بھی صحیح وابستگی نہ تھی۔

پریس میں عبدالوہاب اور عبدالمنان کا نام لے کر یہ خبریں شائع کی گئیں کہ یہ موجودہ خلافت کے بالمقابل پارٹی پیدا کر رہے ہیں۔ لیکن عبدالمنان کو خدا نے یہ توفیق نہ دی کہ وہ برحق خلیفہ کی موجودگی میں خلافت کے متعلق تدبیریں کرنے والے کو ملعون کہتے اور خلافت ثانیہ سے اپنی غیر متزلزل وفاداری کا یقین دلاتے اور وہ دلاتے بھی کیونکر جبکہ حضرت مولانا شیر علیؓ صاحب کے بقول ان کے دلوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے وہ احترام نہ تھا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دل میں تھا۔ فخلف من بعدھم .... الخ

ان حالات میں مجلس عالمگیر خدام الاحمدیہ یہ سمجھتی ہے۔ کہ

میاں عبدالوہاب اور ان کے اہل و عیال

میاں عبدالمنان اور ان کے اہل و عیال

میاں عبدالسلام صاحب مرحوم کے اہل و عیال

غلام رسول المعروف ۳۵

اللہ رکھا گھٹیالیاں والا ۔ فیض الرحمٰن فیضی

حمید المعروف ڈاہڈا ۔ عزیز الرحمٰن ملک

عطاء الرحمٰن راحت ۔ راجہ بشیر احمد رازی

عبداللطیف بیگم پوری ۔ محمد یونس ملتانی

نذیر احمد ریاض ۔ مولوی علی محمد اجمیری

اور محمد حیات تاثیر

اپنے رویہ اور عمل سے اپنے آپ کو جماعت احمدیہ سے خارج کر چکے ہیں۔ بلکہ جماعت کے شیرازہ کو منتشر کرنے کے درپے ہیں۔ لہٰذا مجلس عالمگیر خدام الاحمدیہ یہ فیصلہ کرتی ہے کہ مندرجہ بالا لوگ جماعت احمدیہ کا حصہ نہیں رہے۔ اسلئے حضور سے درخواست ہے کہ انہیں جماعت سے الگ قرار دیا جائے۔ اور اس کا اعلان فرمایا جاوے۔ تا جماعت کا جسم اس ناسور سے پاک ہو جائے

ہم ایک بار پھر اپنے پیارے امام سے اپنی غیر متزلزل وفاداری اور گہری عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں حضور کے جھنڈے تلے ہر قربانی بکمال انشراح صدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا رب العلمین

ہم ہیں حضور اور احمدیت کے خادم

اراکین مجلس عالمگیر

خدام الاحمدیہ

۱۹/۱۰/۵۶ء

مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز سنگاپور پہنچ گئے

مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سنگاپور بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز ۱۷ اکتوبر کو خیریت سے سنگاپور پہنچ گئے ہیں۔ الحمدللہ! احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں بہتر رنگ میں خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ (وکیل التبشیر)

سید نسیم احمد شاہ اور پروفیسر سلطان محمود شاہد بخیریت انگلستان پہنچ گئے

مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب پاکستان واپس آرہے ہیں

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ مکرم مولود احمد خانصاحب امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم سید نسیم احمد شاہ صاحب اور پروفیسر سلطان محمود شاہد صاحب پاکستان سے بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ اور ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اسی طرح مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب شاہد مورخہ ۲۰ اکتوبر کو بحری جہاز کے ذریعہ لنڈن سے کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب ان کے بخیر و عافیت منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا

مکرم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کی آنکھ کا موتیا بند کا اپریشن بروز ہفتہ لاہور میں سر گنگا رام ہسپتال میں ہو گیا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لطیف خالد ربوہ

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کے لئے ضروری اطلاع

نظارت علیا کے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ بعض مقامی امراء و پریذیڈنٹ صاحبان مقامی جماعت سے ایک لمبے عرصہ تک کے لئے باہر اپنے ذاتی کام کے لئے چلے جاتے ہیں اور اپنے پیچھے کسی کو قائم مقام مقرر کر کے نہیں جاتے۔ اور نہ ہی اس کی اطلاع مرکز کو دیتے ہیں۔ یہ امر سلسلہ کے کاموں کے لئے نقصان کا موجب ہوتا ہے۔ اسلئے آئندہ اگر کوئی امیر یا پریذیڈنٹ اپنے مقام کو کچھ عرصہ کے لئے چھوڑیں۔ تو اپنی جگہ قائمقام مقرر کر کے مرکز کو اطلاع دے دیا کریں۔ نہایت ضروری تاکید ہے۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)